اداریہ

آسٹریلین سائنسدانوں کا ایسا ماننا ہے کہ ٹھوس سونا زمین کی پرتوں میں چھپا ہوتا ہے اور جب زلزلے آتے ہیں تو یہی سونا پگھلے ہوئے مادّہ کے ساتھ محلول ہو کر زمین کی دراڑوں میں جمع ہو جاتا ہے۔ ایسا اس لئے ممکن ہوتا ہے، کیونکہ زلزلوں کے وقت زمین کا دباؤ کم ہو جاتا ہے، اس لئے جب زلزلے بار بار آتے ہیں تو اس طرح کے عمل سے سونے کے ذخیرے بنتے رہتے ہیں۔ اسی دوران ان زلزلوں کی وجہ سے زمینی دراڑیں بننے لگتی ہیں اور زمین کا دباؤ گھٹتا بڑھتا رہتا ہے، جس کی وجہ سے معدنیاتی عمل پیدا ہوتا ہے، اس بارے میں لوگوں کو کچھ زیادہ معلومات نہیں ہے۔ اس کا مطالعہ کرنے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ زلزلوں کی وجہ سے زیادہ ذخیرہ اندوزی نہیں ہوتی، اس سے صرف ایک وقت میں ایک پتلی سی پرت بنتی ہے۔ اس کی نس میں سوٹن ذخیرہ ہونے کے لئے ایک لاکھ سال سے کچھ کم وقت درکار ہوتا ہے اور یہی تفصیل انہوں نے اپنی رپورٹ میں بھی نقل کی ہے۔

گریک میں ہزاروں سال پہلے ایک بچے کو چمکدار پتھر کا ایک ٹکڑا دکھائی دیا، جس کا رنگ پیلا تھا۔ اسی طرح سونے کو پیلے چمکدار رنگ کی پہچان دی گئی جو کہ آج کل انسانی زندگی اور تہذیب کا ایک اہم حصہ بن چکا ہے۔ سونا آج کے زمانے میں مالدار لوگوں کی پہچان بن گیا ہے۔ اس سے آدمی کے دولت مند ہونے کا پتہ چلتا ہے اور اسی سے کسی ملک کی معاشی حالات کا اندازہ بھی آسانی سے لگایا جا سکتا ہے اور دنیا بھر کے ممالک ایک دوسرے کے ساتھ تجارتی تعلقات بنانے اور بڑھانے میں سونے کا لین دین کرتے ہیں اور اپنی تجارت کو فروغ دیتے ہیں۔

انسانی زندگی میں سونے کی اہمیت روز بہ روز بڑھتی جا رہی ہے۔ اس کا استعمال دوائیں بنانے کے ساتھ ساتھ ٹیومر جیسے مہلک مرض کے علاج میں بھی بہت کارگر ثابت ہوا ہے، اس کے علاوہ ٹوٹے ہوئے دانتوں کو بنانے اور دانتوں میں پیدا شدہ (Cavity) کو بھرنے میں بہت کامیاب طریقے سے استعمال کیا جا رہا ہے اور یوں تو ہم سب جانتے ہیں کہ زمانۂ قدیم سے اس کا استعمال یونانی اور آیورویدک دواؤں میں بہ کثرت کیا جاتا رہا ہے اور اس کا استعمال انسان کو صحت مند اور تندرست رکھنے کے لئے بہت ضروری ہے۔ آج کا دور سائنس اور ٹیکنالوجی کا دور ہے، کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کی ایجاد نے ساری دنیا کو ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ دیا ہے۔ پلک جھپکتے ہی ہم دنیا کے کسی بھی کونے سے اہم معلومات فراہم کر سکتے ہیں۔ اس کو کمپیوٹر کے پروسیسر اور میموری چیپ کو بنانے میں بھی بخوبی اور کامیابی کے ساتھ استعمال کیا جا رہا ہے۔

— مدیر اعلیٰ سائنس کی دنیا